جناب مولانا مدرار اللہ صاحب مدرار ۔ مردان

چاند کی تسخیر اور مرزا غلام احمد قادیانی

★

مرزا نے مسیح موعود کہلانے کے شوق میں انسان کی آسمانی پرواز سے انکار کیا

★

مرزا صاحب نے آج سے اسی سال پہلے یعنی ۱۳۰۸ھ میں "ازالۂ اوہام" کے نام سے ایک کتاب لکھ کر شائع کی، یہ وہ زمانہ تھا جب کہ انہوں نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا، جب ان پر مسلمانوں کی طرف سے اعتراضات کی بوچھاڑ ہوئی کہ آخر وہ کیسے مسیح موعود بن سکتے ہیں جبکہ اصلی مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔ اور وہ قرآن وحدیث کی تصریحات کے مطابق آخر زمانے میں دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے اور اپنا کام پورا کریں گے تو اس کے جواب میں مرزا صاحب نے عجیب وغریب تاویلات کا سہارا لیا۔ ازالۂ اوہام ان کے اسی زمانے کی یادگار ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے سے انکار کیا۔ اس بارے میں جو آیات واحادیث وارد ہیں ان کی بے سروپا تاویلیں کر کے سب سے انکار کیا اور کہا کہ قدیم وجدید فلسفہ اس امر کی اجازت نہیں دیتا کہ انسان جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر جا سکے، پھر جب مسلمانوں نے انہیں بتایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج تو جسد مبارک کے ساتھ ہوئی تھی اور حضور جسم وروح کے ساتھ آسمان پر تشریف لے گئے تھے، تو انہوں نے اپنے دعوے مسیحیت کے تحفظ وبقا کی خاطر حضور کی معراج جسمانی سے بھی انکار کیا، اور ازالۂ اوہام حصہ اول مطبوعہ بار سوم کے صفحہ ۲ پر لکھا:

"اس جگہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر جسم خاکی کا آسمان پر جانا محالات میں سے ہے تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج اس جسم خاکی کے ساتھ کیونکر جائز ہوگا، تو اس کا جواب یہ ہے کہ معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہ تھا، بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجے

کا کشف تھا۔۔"

مذکورہ عبارت میں خط کشیدہ لفظ کثیف پہ غور کریں کہ مرزا صاحب نے حضور اقدس کے جسم معطر کے لئے کثیف لفظ کتنی بیباکی سے استعمال کیا۔ مرزا صاحب نے اس عبارت میں حضورؐ کی معراج کو ایک اعلیٰ درجے کا کشف قرار دیا تھا۔ پھر جب انہیں آیا کہ میں نے اس اعلیٰ درجے کے کشف سے خود کو کیوں محروم رکھا، تو متذکرہ عبارت میں آگے چل کر حضورؐ سے ہمسری کا دعویٰ کر کے اس کمی کو پورا کیا، اور صاف کہا کہ :

"یہ کشف کا بزرگ ترین مقام ہے، جو درحقیقت بیداری سے یہ حالت زیادہ اصفیٰ اور اجلیٰ ہوتی ہے، اور اس قسم کے کشفوں میں مؤلف خود صاحب تجربہ ہے۔" صد۲۰

لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور معجزانہ شان دیکھئے کہ آج مرزا صاحب کی اپنی ایک تحریر سے جو اسی ازالہ اوہام کے صفحہ مذکورہ یعنی صد۲۰ پر درج ہے، ان کے دعوے کی تکذیب روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتی ہے۔ تو لیجئے میں مرزا صاحب کی وہ یادگار زمانہ تحریر نذر خدمت کئے دیتا ہوں، یہ تحریر چاند تک انسان کی رسائی کے بارے میں ہے جس میں انہوں نے بحیثیت مسیح موعود و مدعی نبوت بڑے حکمانہ انداز میں چاند تک انسان کی جسم خاکی کے ساتھ رسائی کو ایک بیہودہ اور لغو قرار دیا تھا۔ چنانچہ وہ بڑے طمطراق کے ساتھ چاند تک انسان کی عدم رسائی کے بارے میں اپنا یہ ناطق اور اٹل فیصلہ صادر کرتے ہیں کہ :

"ازاں جملہ ایک یہ اعتراض ہے کہ نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کرتا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس جسم خاکی کے ساتھ کرۂ زمہریر تک بھی پہنچ سکے، بلکہ علم طبعی کی نئی تحقیقاتیں اس بات کو ثابت کر چکی ہیں کہ بعض بلند پہاڑیوں کی چوٹیوں پر پہنچ کر اس طبقہ کی ہوا ایسی مضر صحت معلوم ہوئی ہے کہ جس میں زندہ رہنا ممکن نہیں۔ پس اس جسم خاکی کا کرۂ ماہتاب یا کرۂ آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے۔"

(ازالہ اوہام حصہ اوّل مطبوعہ بار سوم صد۲۰)

چاند تک انسان کی رسائی سے جہاں کائنات انسانی پر قرآن کی صداقت اور بھی نمایاں ہو گئی، وہاں اس واقعے نے مذاہب باطلہ اور ان کے عقائد فاسدہ کو بھی بیخ و بن سے اکھاڑ کر پھینک دیا۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوے کا بطلان بھی ثابت کر دیا۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ دیکھئے کہ اس نے ماہتاب کے ذریعہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی صداقت کو ظاہر کیا تھا، جبکہ کفار مکہ کے مطالبے پر حضورؐ نے بطور معجزہ اپنے ہاتھ کے اشارے سے ماہتاب کو دو ٹکڑے کر دیا اور آج اللہ تعالیٰ نے اسی ماہتاب کے ذریعہ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوے

کا بطلان بھی ساری دنیا پہ ظاہر کر دیا۔ مرزا صاحب نے بڑے طمطراق کے ساتھ یہ دعویٰ کیا تھا کہ انسان جسم خاکی کے ساتھ کرۂ ماہتاب تک نہیں پہنچ سکتا، بلکہ اس کو ایک لغو خیال قرار دیا تھا۔ لیکن آج دو انسانوں نے جسم خاکی کیساتھ کرۂ ماہتاب تک انسان کی رسائی حاصل کی، اور وہاں چند گھنٹے قیام بھی کیا، اور واپسی پر اپنے ساتھ کرۂ ماہتاب کی مٹی بھی لے آئے۔

"الفضل" کی تصدیق

الغرض چاند تک انسان کی رسائی ایک ایسی بدیہی اور مسلّمہ حقیقت ہے جس کا مرزائی حضرات خود بھی اپنی تقریروں اور تحریروں میں برملا اعتراف و اظہار کر رہے ہیں، اس وقت قادیانی حضرات کے ترجمانِ خصوصی "الفضل" مجریہ ۲۶ جولائی ۱۹۶۹ء کی وہ عبارت ہمارے سامنے ہے جس میں کرۂ ماہتاب تک انسان کی رسائی کو نہ صرف تسلیم کیا گیا ہے، بلکہ اس کو وسیع پیمانے پر قرآنی نظریات کی حقانیت کے انکشاف کا عظیم سبب بھی قرار دیا ہے۔ وہ عبارت یہ ہے:

> "حق یہ ہے کہ مغربی دنیا کی تحقیقاتیں آج تک اسلام کی بہت سی صداقتوں کو اجاگر کرنے کا موجب بنی ہیں مگر جس وسیع پیمانے پر قرآنی نظریات کی حقانیت کا انکشاف چاند کی تسخیر کے ابتدائی مرحلہ پر ہی ہوا ہے وہ اپنی نظیر آپ ہے۔" (بحوالہ الفضل مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۶۹ء)

الفضل کی مذکورہ تحریر کی زد براہ راست مرزا صاحب کے معہودہ دعوے پر پڑتی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ کرۂ ماہتاب تک انسان کی رسائی اللہ تعالیٰ کیطرف سے ایک عظیم ترین حجت ہے، جو مرزا صاحب کے دعوے کے بطلان پر قائم ہوئی جس سے کسی کو مجالِ انکار نہیں ہو سکتی۔ واضح رہے کہ مرزا صاحب نے اسی ازالہ اوہام میں اپنی صداقت کا معیار یہ بتایا تھا، کہ فلک کی شہادت ہر دم میری تصدیق کر رہی ہے، اور اگر فلک کے مقابلے میں زمین میرا انکار کرتی ہے تو اس کا کوئی غم نہیں، چونکہ مرزا صاحب شاعر بھی تھے، اس لئے انہوں نے ازالہ اوہام حصہ اول کے صفحے پر اس مطلب کو اس شعر میں یوں ادا کیا ہے۔ کہ ؎

ہر دم فلک شہادت صدقم ہمے دہد   زنیم اہام غم کہ زمین گشت منکرم

اب مرزا صاحب کے اسی شعر کے برعکس فلک یعنی فلک قمر نے بھی مرزا صاحب کی صداقت کی بجائے ان کے دعوے کی تکذیب پر ہی شہادت دی۔ اور مرزا صاحب نے کرۂ ماہتاب تک انسان کی عدم رسائی کے بارے میں جو دعویٰ کیا ہے، اس کو غلط ثابت کر دیا، اور بقول مرزا صاحب کے زمین کی مخالفت کا تو انہیں کوئی غم نہ تھا، لیکن اب جبکہ فلک نے بھی ان کے دعوے کی تکذیب پر شہادت دی تو معاملہ ذرا سنگین ہو گیا۔ ع

چیست یارانِ طریقت بعد ازیں تدبیر ما